جناب عبدالرشید حنیف جھنگ

نقیب اہل حدیث

مسلک اہل حدیث:

اسلام کا ماخذ کتاب اللہ و سنتِ رسول اللہ ہے، اسلام کا ایک خاص دائرہ ہے جو کہ اتنا محدود ہے کہ اس کے بعد کوئی حد نہیں، اس کا نام دائرہ اطاعت اور اتباع ہے اطاعت صاحب شریعت کے اوامر اور نواہی کا نام ہے جن کا تعلق قول سے ہے یعنی قولی حدیث، اتباع کا تعلق ترجمان شریعت کے نقوش کی پابندی کرنا، اس کا تعلق افعال، اعمال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اسے حدیث فعلی کہتے ہیں، جو کام آپ کے سامنے ہوا، اس پر آپ نے خاموشی اختیار کی، امر اور نہی کا حکم نہ دیا، اُسے حدیث تقریری کہتے ہیں، شریعت کا اطاعتی اور اتباعی دائرہ نقوشِ نبوت کی تعبیر اور تفسیر کا مرہونِ منت ہے۔ اسی طرزِ حیات کا نام مسلک اہل حدیث ہے جو مدارِ نجات اور رشد و ہدایت ہے۔ یہی تا قیامِ ساعت قائم اور دائم رہے گا۔

عہدِ نبوت تا صحابہ:

اسلام کے جملہ نقوش وحی جلی / خفی وُہ قرآن اور حدیث کے سفید اوراق میں من وعن محفوظ ہیں۔ نبوت کے عینی گواہ صحابہ کرام جو اپنی علمی، عملی زندگی کے تحت معیارِ ایمان ہیں، ان کے نقوش اسلام سے درخشندہ اور تابندہ ہیں۔ یہ آفتابِ نبوت کے روشن ستارے امینِ شریعت تھے، حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سند تھے۔ اسلام کا سرمایہ حدیث ان کے اعتماد کا مخزن ہے۔

لا تزال طائفہ:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما انا علیہ الیوم واصحابی[۱]

صحابہ جس دین پر ہیں اور آپ آج ہیں وہی حق ہے، اس پر سالک "ناجی" ہے۔ فرقۂ ناجیہ وہی ہے جو سالک بر قرآن و حدیث ہے۔

طائفہ ظاہرین / ایک جماعت منصورین / ظاہرین / حق پر ہوں گے اور ہمیشہ غالب رہے گی۔

اس حدیث پر ائمہ محدثین اور فقہاء مجتہدین نے اتفاق کیا ہے کہ وہ "اصحاب الحدیث" اہل حدیث ہیں۔

جماعت اہل حدیث :

جماعت اہل حدیث کی دعوت الی کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جب اسلام وحی اور الیوم اکملت لکم دینکم کا فرمان قرآن میں نافذ کیا گیا اس وقت سے لے کر آج تک کرۂ ارض پر صرف ایک ہی جماعت حق ہے، جس کا ایمان اور عمل اس بات پر شاہد ہے۔ نزل علی محمد ھو الحق من ربھم وہ جو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کتاب اللہ و سنتِ رسول اللہ کے تمسک ہی سے انسان گمراہی سے بچ سکتا ہے۔

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تھا: "من زعم ان عندنا شئ نقرؤہ الا کتاب اللہ عزوجل وھذہ الصحیفۃ معلقۃ فی قراب سیفہ فقد کذب بی" "جو شخص یہ زعم کرتا ہے کہ ہمارے پاس کتاب اللہ کے علاوہ دیگر کوئی کتاب ہے وہ کاذب ہے، ہم تو کتاب اللہ کے پابند ہیں۔ یاد رہے، جو شخص کسی بدعتی کو جگہ دے گا وہ اللہ تعالیٰ کی لعنت اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت کا مستحق ہے۔ اس کے علاوہ قیامت میں اس کا کوئی فرضی اور نفلی عمل قبول نہ ہوگا۔

نقیب اہل حدیث :

سرزمینِ سیالکوٹ میں پرائمری تعلیم اور قرآن مجید حفظ کیا۔ بعدہ گوجرانوالہ کی

سرزمین میں جامعہ محمدیہ میں محمدی تعلیمات کے زیور سے اپنے آپ کو آراستہ کیا۔ بعدہ سرزمین فیصل آباد میں جامعہ سلفیہ میں اپنے کتاب وسنت کے حاملین اسلاف کے نقوش کو مشعلِ راہ بنایا، اسلام کی شمع سے اپنے آپ کو دینی غیرت، ذہانت کے ساتھ ساتھ دینی غیرت میں اپنے معاصرین سے منفرد مقام رکھتے تھے "افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر"، کلمۂ حق جابر حکمرانوں/سلاطین کے سامنے کہنا احسان کا شعار تھا، اپنی سیاسی اور مسلکی گفتگو میں جس سٹیج پر بھی ہوتے۔ اپنی مسلکی غیرت کو ہمیشہ مقدم رکھتے۔ دراصل حقیقت کی بات ہے۔ علامہ کی شناخت غیرت احسان تھی۔

خطابت:

علامہ کی خطابت میں حقائق کا مخزن، وقار اور عظمت کی للکار، شجاعت اور حمیت کی پکار، دلائل اور براہین کی یلغار ہوتی تھی۔

اپنے موقف میں قرآن وحدیث کے دلائل کے انبار لگا دیتے، اور اپنے دعویٰ کو دلائل کے ساتھ ایسے مرصع اور مزین کرتے۔ سامعین دل سے دعائیں دیتے اور آپ کے ساتھ ہمنوائی کا اقرار اور برملا اظہار کرتے چلے جاتے تھے۔

۲۲ مارچ ۱۹۸۷ء کا خطاب ایک تاریخی اور مثالی تھا، جس میں حکمرانوں کو دعوتِ حق دیتے رہے ہیں اور ایسے ساتھیوں کو شرک اور بدعت کے قلع قمع کے لیے ابھار رہے ہیں۔ زندگی نام ہے حق گوئی اور بیباکی کا جس کا نمونہ علامہ احسان کی خطابت سے عیاں تھا، اور عیاں ہے۔

شریعت بل:

حکومت پاکستان نے اسلام کے خلاف ایک محاذ کھڑا کیا، کہ پاکستان میں شریعت بل کو نافذ کیا جائے۔ دراصل شریعت ایک امتحان ہے اہل ایمان کا، اسی منزل میں بڑے بڑے باوقار علماء، سیاستدان اور سیاسی اور مذہبی جماعتیں جو لوگوں کو لیل ونہار میں اسلام اسلام کی صدا دیتے تھے۔ جب وقت آیا، تو شریعت بل ثانی فقہ کو ترویج کا نام دیا۔ نقیب اہل حدیث کے شب وروز اسی شریعت بل کی مخالفت

کی، جرائد / اخبارات / مجلات / رسائل نے اس مسئلہ کو خوب چمکایا۔ علامہ احسان الٰہی نے ہر ایک کا تعاقب کیا اور ثابت کیا کہ کتاب وسنت کے مقابلہ میں شریعت کے ساتھ بل کا لاحقہ بذاتِ خود گمراہی ہے۔

قرآن سنت کے مقابلہ میں کسی بل کو قبول نہ کیا جائے گا"۔

جنگ فورم :

جنگ فورم میں ہر مکتب فکر کے لوگ موجود تھے، علامہ احسان نے ان کے اپنے جاری کردہ بیانات سے ثابت کیا کہ تم خود اپنے بیانات سے شریعت بل کی تردید کر چکے ہو، شریعت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہے، اگر کوئی ہے تو میدان میں آئے۔ پچاس ہزار افراد مجھے نہیں قائل کر سکے، اور قیامت تک نہ کر سکیں گے، الحمدللہ!

یہ آواز اور للکار اسلام کے بے باک سپاہی کتاب وسنت کے ترجمان علامہ احسان کی تھی۔ ھل من مبارز؟ کا نعرہ چیلنج تھا لیکن کوئی جواب نہ دے سکا!

نقیب اہل حدیث نے فرمایا تھا، دو ہی باتیں ہیں ہماری زندگی میں شریعت بل نافذ نہ ہوگا، ہم نہ ہوں یا شریعت بل نہ ہوگا، نقیب اہل حدیث نے اپنا حق ادا کر دیا۔ آج تک اس شریعت کی شکل بھی نظر نہیں آتی۔ چہ جائیکہ شریعت بل نظر آئے اہل نظر شریعت کے حامی نہ کہ شریعت بل کے حامی ہیں۔

سیاست :

علامہ احسان کی سیاست اور دین قرآن وحدیث پر مبنی تھی.... اس کے باوجود آپ نے اپنی زندگی میں اہل حدیث کو ایک منفرد سیاسی، تاریخی اور مثالی سٹیج فراہم کر دیا، اپریل کا وہ دن آج بھی اپنی تاریخ کے نوادرات میں ممتاز ہے اور ہر شخص اسی تاریخی اجتماع کو بطور ضرب المثل پیش کرتا ہے۔ یہ سیاسی منفرد دور صرف کم وبیش ایک سال چلتا رہا۔ سیاسی زعماء نے تسلیم کیا کہ واقعی علامہ احسان عظیم قائد اور نقیب اہل حدیث ہے، علامہ احسانؒ نے بجا طور پر فرمایا تھا، یہ صدی اہل حدیث کی صدی ہے۔ ہم اپنے مشن پر قائم اور دائم

رہیں گے۔ ہماری آواز کتاب وسنت کا نفاذ ہے۔ ہم "الاسلام یعلو ولا یُعلیٰ" کے قائل اور عامل ہیں۔ یہ ہماری زندگی اور موت ہے۔

قلمی جہاد:

لسانی جہاد کے ساتھ ساتھ قلمی جہاد کو بھی جاری وساری رکھا، کیونکہ آپ نے اپنی حیات میں جو ماحول پایا اس میں بے شمار دینی و ملی فتنے تھے۔ فتنہ انکارِ حدیث، فتنہ انکارِ نبوت، فتنہ قبر پرستی، فتنہ سبائیت، بہائیت، بابیت، قادیانیت، سوشلزم، کمیونزم، فتنہ شخصیت پرستی، فتنہ الحاد، ان تمام فتنوں کا علاج کتاب وسنت کی ترویج اور اشاعت کا رہونِ منت تھا، اس سلسلہ میں آپ نے اپنے زندگی کے تمام لمحات کو لیل ونہار، کے لمحات سے بڑھ کر کام کیا۔ اللہ تعالےٰ کے کلمہ حق کے اعلاء اور کلمہ باطل کی سرکوبی کے لیے قلم وقرطاس کو مدارِ اصلاح قرار دے کر دوران طالب علمی، ارباب باطل سے مناظرے کیے، اور قلمی طریقہ سے جماعتی جرائد، مجلات، اخبارات اور رسائل میں اپنے علمی مضامین سے ان ہر فتن کا موقعہ بموقعہ تعاقب کیا، اور اگر کسی فریق نے چیلنج کیا تو میدان میں اسی دعوت کو بھی قبول کیا، جماعتی جرائد میں نقیب اہل حدیث کے مضامین آج جہادِ حق اور کلمہ حق ایک پکار اور للکار اور یلغار کے شاہد عدل ہیں۔ توحید وسنت سے انحراف، اور اس میں تحریف، تغیر اور تبدل کا نتیجہ قبر پرستی کا فتنہ تھا تو آپ نے اس عقیدہ باطل کے رد کے لیے دو کتابیں عربی زبان میں تالیف کیں۔ البریلویت، التصوف، اسی سے ثابت کیا، ان فرق کی اپنی تصانیف سے کہ اسلام کی رُوح کے مخالف تصوف اور بریلویت ہیں آج بھی یہ تاریخی کتابیں مارکیٹ میں موجود ہیں۔

ان فرق کی طرف سے حکومت کو مجبور کیا گیا کہ "البریلویت" نامی کتاب کو ضبط کیا جائے، لیکن مصنف نے اپنی زندگی میں پابندی کے بعد بھی کئی ایڈیشن عربی زبان میں شائع کیے اور پورے عالم اسلام کو اس خطرہ سے آگاہ کیا، کتاب وسنت کے خلاف نظریات اور عقائد اہل حدیث کی گرفت سے نہیں بچ سکتے۔ قولاً اور عملاً بھی۔

قادیانیت، مرزائیت جو غلام احمد قادیانی کے نام سے، احمدیت، مرزائیت،

قادیانیت تین ناموں سے یہ فتنہ مشہور اور معروف ہے، اس سلسلہ میں جماعت اہلحدیث کے سرخیل مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری مرحوم نے اتنا کام کیا۔ قلمی اور لسانی جس کے تحت آپ کو فاتح قادیان کا لقب دیا گیا۔ مولانا مرحوم کا لٹریچر ردِ مرزائیت میں ایک مثالی سرمایہ ہے، علامہ احسان مرحوم نے اپنی زندگی میں کچھ مضامین اس فتنہ کی بیخ کنی کے لیے جماعتی جرائد میں شائع کیے جو قسط وار چھپتے رہے، بالآخر آپ نے ان مضامین کو ایک کتابی شکل" اسلام اور مرزائیت کے نام پر شائع کر دیا، بعدہ القادیانیت عربی زبان میں شائع کی، پہلے یہ مقالات کی شکل میں کویت سے شائع کی گئی۔ بعدہ ادارہ ترجمان السنۃ لاہور نے اسے شائع کیا عربی کتاب میں یہ ایک تاریخی کتاب تھی۔ پاکستان کے نامور خطیب کی تصنیف لطیف تھی۔ اس کتاب کے نتائج مثمرہ کے تحت، اردو، انگلش زبان میں اسے شائع کیا گیا، مرزائیت آج تک اس کتاب کا جواب نہ دے سکی ــــ کیونکہ اسی کتاب میں مرزائیت کے خدوخال مرزا کی تحریرات سے واضح کیے گئے، اور اُن میں ثابت کیا گیا "کہ مرزائیت اسلام، اور عالمِ اسلام کے لیے ایک فتنہ اور ایک خطرہ اور یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے، اسلام کے پردہ میں کفر اور ارتداد کی دعوت اور عقیدہ ختمِ نبوّت کی دعوت پر مبنی ہے۔

بابیت اور بہائیت کے موضوع پر دو ضخیم کتابیں عربی زبان میں شائع کیں۔ ان میں ثابت کیا کہ قادیانیت ان دو فرق کی ترجمان ہے۔ ان کے پشت میں وہ عوامل کارفرما ہیں جو اسلام کی بغاوت کا مدار اور محور ہیں۔ بہائیت اور بابیت کا جال ایران سے پاکستان کی مقدس سرزمین میں اپنا جال بچھانے میں کامیاب نظر آرہا ہے۔ لاہور اور کراچی اس کی زد میں ہے۔ شیعیت، سبائیت، رافضیت کے نام کا ایک مجموعہ ہے، ان کے عقائد اور معاملات، عبادات کی طرزِ زندگی کتاب وسنت کی رُوح سے متصادم اور منافی ہے، اور اس پر حقائق شاہد ہیں، اس گروہ کا نشانہ اصحابِ ثلاثہ/ عائشہ، یہ چارتن ہیں جو ان کی کتابوں میں غاصب اور ظالم کے نام سے یاد سے کیے جاتے ہیں۔ ان کے لٹریچر میں ــــ خلافت اور امامت کا بنیادی مسئلہ تراش کر ابوبکرؓ سے بیعت کی وجہ سے ان کو ارتداد کی سند دی جاتی ہے۔ یہ باتیں ان کی مسلمہ کتب میں موجود ہیں۔ اس موضوع پر نقیب اسلام نے پانچ کتابیں مختلف عناوین پر لکھی ہیں، جو عربی زبان میں

ہیں۔ اس گروہ کی طرف سے آج تک کوئی جواب نہیں بن سکا، کیونکہ مولف نے اسی گروہ کی کتابوں سے ثابت کیا ہے کہ یہ لوگ بعض تحریرات میں صحابہ کے حامی اور بعض دفعہ باغی نظر آتے ہیں، ان کی مخلوط تحریرات اغلوطات کا مجموعہ ہیں جو تقیہ کی ترجمان ہیں۔